قطبین میں نماز و روزہ

ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی

اسلام نے فرزندان توحید پر نماز اور روزے فرض کئے ہیں، ان فرائض سے مستثنیٰ صرف وہ لوگ ہیں جو تکلیف کی استطاعت نہیں رکھتے، غیر مکلف کے تحت بچے، فاترالعقل اور حد سے زیادہ ضعیف و ناتواں لوگ شمار کئے جاتے ہیں، زنانہ ماہواری اور ولادت کے ایام میں طبعی طہارت کی غیر موجودگی کی وجہ سے ان فرائض کی ادائیگی ان ایام میں معاف بلکہ ممنوع ہے۔

قرآن حکیم نے نماز و روزے کی فرضیت کا حکم دیا ہے۔ اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اوقات و صفات کی تشریح اپنے افعال و اقوال، نیز تقریرات عمل سے تفصیل کے ساتھ بیان کردی ہے۔ یہ احکام سارے عالم کے لئے اور ہر زمانے کے لئے ہیں نہ کسی قوم کے ساتھ مخصوص ہیں اور نہ کسی خطے کے لئے وجہ امتیاز۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے ان احکام کے ساتھ اوقات و صفات کی تخصیص نہیں کی ہے بلکہ اوقات اور صفات کی وضاحت شارع علیہ السلام نے کی ہے، اس لئے ان کی سنت اور بتائے ہوئے طریقوں کی پیروی حتی الامکان ضروری ہے، البتہ 'الدین یسر' (دین آسانی ہے) کے حکم کے مطابق ان اوقات کی وضاحت پر مختلف مقامات کے عرف عام کے مطابق کی جائے گی۔ کرۂ ارضی کی ہیئت و شکل کے لحاظ سے انتہائی شب و روز کے اوقات ہر آن بدلتے رہتے ہیں۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی خط مستقیم سے انتہائی

حوالے کے لئے دیکھئے ابن عابدین فتاوی شامی ج ۱ ص ۳۰۲ - ۴۵۲ نیز شیخ محمد شلتوت : الفتاوی، طبعہ ثالثہ، دارالقلم، مصر ص ۱۴۳ - ۱۴۷

بعض میں واقع ہیں اور بعض شب میں کمی و بیشی تلازم ہے، اس لئے ایسے مقامات میں حتی الامکان ان عادات و اطوار کو اختیار کرنا مناسب ہوگا جو منہی اوامر و نواہی کے مخالف نہ ہوں۔ دن کی طوالت اور رات کی کوتاہی یا رات کی درازی اور دن کی کوتاہی سے احکام شرع متاثر نہیں ہوسکتے۔ اور یہ کہنا مستبعد معلوم ہوتا ہے کہ نماز و روزے کے احکام ان مقامات کے رہنے والوں پر عائد نہیں ہوتے۔ جیسا کہ تحریر کیا جا چکا ہے احکام الٰہی سب کے لئے برابر برابر واجب العمل ہیں۔ البتہ ان کی بجاآوری میں دینی سہولت و یسر کے پیش نظر مقامی عادات و اوقات کو معمول بہا بنانا لابدی ہوگا۔ مثلاً جہاں آفتاب سال کے کسی حصے میں بہت تھوڑے وقت کے لئے غروب ہوتا ہے اور جلد طلوع ہوتا ہے وہاں شب و روز کے اوقات کی تعیین مقامی طریقۂ مروجہ کے مطابق ہوگی، صحیح مسلم کی یہ روایت دلیل و حجت کے لئے کافی ہے، (دیکھئے رد المختار المعروف بفتاوی شامیہ، مطبعہ میمنہ مصر ۱۳۱۸ھ ج ۱، ص ۲۰۳) : روی انہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الدجال، قلنا ما لبثہ فی الارض قال اربعون یوماً، یوم کسنۃ و یوم کشھر، و یوم کجمعۃ و سائر ایامہ کایامکم، قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنۃ أتکفینا فیہ صلاۃ یوم، قال لا، اقدروا لہ قدرہ رواہ مسلم (اصح المطابع رشیدیہ ج ۲ ص ۴۰۱) روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا (راوی صحابی کا بیان ہے) ہم لوگوں نے عرض کیا : زمین میں دجال کا قیام کب تک رہے گا؟ آپ نے فرمایا، چالیس دن، ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، ایک دن ایک ماہ کے برابر، ایک دن جمعہ کے مانند (یعنی ایک ہفتہ کے برابر) اور بقیہ ایام عام دنوں کے مانند ہونگے، راوی صحابی نے پھر عرض کیا : یا رسول اللہ وہ دن جو ایک سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا، نہیں اس دن کے اندازے لگاؤ (یعنی تین سو ساٹھ دنوں پر اوقات کی تقسیم کرو) اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے

اس حدیث سے یہ بات واضح ہے کہ درحقیقت پانچ اوقات کی نمازیں ایک دن میں فرض ہیں جن کے اوقات کی تعین بسہولت کی جائے گی۔ اگر بوجہ اوقات کا امکان نہ ہو تو پھر مقدار مقرر کرنے اور اندازہ لگانے کی ضرورت ہوگی، طبعی اسباب کی بنا پر کسی جگہ معتاد اوقات کے عدم وجود سے نمازیں ساقط نہیں ہوں گی، چنانچہ ایک دوسری روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے۔ اسی طرح روزے کے متعلق قرآن حکیم کا حکم ہے فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ (البقرہ: ۱۸۵) "تم میں سے جو رمضان کے مہینے کو پالے اسکو چاہئے کہ اس ماہ میں روزہ رکھے"۔ چاند دیکھنے یا سورج نکلنے جیسے حالات کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ جب یہ معلوم ہوگیا کہ اسلامی کیلنڈر یعنی قمری حساب سے رمضان کا مہینہ آگیا تو اس ماہ کا روزہ سارے مسلمانوں پر فرض ہے چاہے وہ جس خطے میں ہوں، ایشیا میں یا امریکہ میں، شمالی خطہ میں ہوں یا جنوبی خطے میں۔

یہ ضرور ہے کہ ساری روئے زمین میں نماز پنجگانہ کے اوقات ایک جیسے نہیں ہونگے، کیونکہ آفتاب کے طلوع اور غروب ہونے کے اوقات مختلف ہوتے ہیں۔ اسی طرح ماہ رمضان کی ابتداء سارے عالم میں ایک دن نہیں ہوسکتی۔ یک شبانہ روز یا دوشبانہ روز کا اختلاف لابدی ہے، اسی طرح مختلف خطہ ارضی سے قبلہ کا رخ بھی مختلف ہوگا، قرآن نے اس بارے میں (یعنی استقبال قبلہ کے بارے میں) شطر المسجد الحرام (البقرۃ: ۱۴۴، ۱۴۹، ۱۵۰) فرمایا ہے یعنی نماز پڑھتے وقت مسجد حرام (خانہ و کعبہ) کے رخ اپنا چہرہ کرلو۔

بنابریں ایسے مقامات میں جہاں طلوع غروب آفتاب میں بہت زیادہ طوالت یا بہت زیادہ کمی ہوتی ہو یہانتک کہ شب و روز کا شمار عادۃً چوبیس

گھنٹے والے ایام ہے مختلف ہو تو ان مقامات میں قریب ترین مقامات کے روز و شب کے حساب کے مطابق اوقات کی تقسیم کے پیش نظر اوقات صلوٰۃ نیز ایام صیام کی تعیین روزانہ کے دوسرے معمولات کے مطابق اندازے سے کی جائے گی۔

اسی طرح بآسانی دینی فرائض خصوصاً نماز و روزہ کی ادائیگی کی جاسکتی ہے، اِس طرح دینی فرائض میں کسی خطرے کے لحاظ سے نہ کوئی کوتاہی ہوگی اور نہ بیجا تکلیف، بلکہ سارے فرائض مساویانہ طور پر پوری طرح بغیر کسی دشواری کے ادا کئے جاسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''یرید اللہ بکم الیسر ولایرید بکم العسر و لتکملوا العدۃ و لتکبروا اللہ علی ماھدا کم و لعلکم تشکرون،،: (البقرۃ: ۱۸۵) اللہ تعالیٰ تمہاری سہولت کو چاہتا ہے۔ سختی اور دشواری کا ارادہ نہیں کرتا، تاکہ تم لوگ گنتی پوری کرلو اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اسی طرح جیسا کہ تمہیں ہدایت کی گئی ہے، تاکہ تم شکر گذار (بندے) بنو،،۔

وما علینا الا البلاغ۔